Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم جمعہ * ۷ رمضان المبارک ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹	۳۰ شہادت ۱۳۳۴ ہش * ۳۰ اپریل ۱۹۵۵ء	نمبر ۱۰۲

قافلے کی پہلی پارٹی بخیر و عافیت لندن پہنچ گئی

لندن ۲۷ اپریل (بذریعہ تار) قافلے کی پہلی پارٹی مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی امارت میں آج بخیر و عافیت کراچی سے لندن پہنچ گئی۔ یہ پارٹی سیدہ ام ناصر صاحبہ، صاحبزادی امۃ الباسط بیگم، بیگم صاحبہ مرزا مبارک احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب، سید داؤد احمد صاحب، ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور بعض بچوں پر مشتمل تھی۔ امام مسجد لندن مکرم مولود احمد خانصاحب اور جماعت احمدیہ انگلستان کے احباب نے ہوائی مستقر پر پہنچ کر پارٹی کے ارکان کا خیر مقدم کیا۔

حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں درویشان قادیان کا تار

قادیان ۲۹ اپریل۔ برکت علی صاحب جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان نے لوکل جماعت کی طرف سے ۳۰ اپریل کو حسب ذیل تار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں ارسال کیا۔

"قادیان کے درویش اللہ تعالیٰ کے حضور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ حضور خیریت کے ساتھ سفر یورپ پر روانہ ہوں، خیریت کے ساتھ منزل مقصود پر پہنچیں اور خیریت کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مبارک زندگی کے مقاصد عالیہ کو پورا فرمائے۔ ہم حضور کی ہدایات پر عمل پیرا رہنے کا عہد کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔"

روس نے آسٹریا کے مقبوضہ علاقے میں سفر کی پابندیاں نرم کر دیں

صلحنامہ پر دستخط ہونے سے قبل شہریوں کے لئے متعدد سہولتوں اور مراعات کا اعلان

وی آنا ۲۹ اپریل۔ آسٹریا کے صلحنامہ پر دستخط ہونے سے پہلے ہی روس نے مقبوضہ علاقہ میں سفر پر سے متعدد پابندیاں اٹھا لی ہیں اور اس طرح آسٹریا میں آنے اور وہاں سے باہر جانے میں بہت سی سہولتیں پیدا کر دی گئی ہیں۔ چنانچہ حکومت روس کی طرف سے باقاعدہ ایک اعلان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں آسٹریا کے روسی حکام اور افسران کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ مغربی جرمنی کے جہازوں کو بھی آسٹریا آنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں آسٹریا کے باشندوں کو روس کے مقبوضہ علاقے میں ویزا کے بغیر داخل ہونے کی اجازت ہوگی۔ نیز سامان وغیرہ کی جانچ پڑتال میں بھی نرمی سے کام لیا جائے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے کل پھر ظہر و عصر کی نماز پڑھائی

گذشتہ بدھ کے روز حضور نے کراچی میں اپنے ایک مکان کی بنیاد رکھی

احباب حضور ایدہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۹ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت اور حضور کی مصروفیات کے متعلق مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے جو تار موصول ہوا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"کراچی ۲۸ اپریل بوقت دس بجے صبح۔ حضرت صاحب نے حسب معمول آج ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی۔ کل شام کے چھ بجے حضرت صاحب نے کراچی میں اپنے ایک مکان کی بنیاد رکھی اور اس خوشی میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ حضور صاحب نے شیخ رحمت اللہ صاحب کے مکان کی بھی بنیاد رکھی۔"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

انڈونیشیا اور چین کا مشترکہ اعلان

جکارتہ ۲۸ اپریل۔ انڈونیشیا اور چین نے ایک مشترکہ بیان کے ذریعہ امن عالم کے لئے باہم مل کر کام کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ دونوں ملک مختلف نظاموں کے بیک وقت زندہ رہنے کے پانچ اصولوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ چو این لائی نے اس بیان میں یہ بھی لکھا ہے کہ مغربی نیوگنی کے سوال پر چین انڈونیشیا کی پوری حمایت کرتا ہے

باؤدائی نے فوجوں کی کمان وزیر اعظم سے لیکر فوجوں کے انسپکٹر جنرل کے سپرد کر دی

سیگاؤں ۲۹ اپریل۔ جنوبی ویٹ نام کے سربراہ باؤدائی نے فوج کی کمان وزیر اعظم نگو ڈن ڈیم سے لے کر مسلح افواج کے انسپکٹر جنرل نُوین وان وی کے سپرد کر دی ہے۔ نیز باؤدائی نے وزیر اعظم کو صلاح و مشورہ کے لئے فرانس طلب کیا ہے۔ فوج کی کمان میں تبدیلی کرنے اور وزیر اعظم کو فرانس طلب کرنے کا اقدام کل سیگاؤں میں حکومت کی فوجوں اور باغی فوجوں کے درمیان خونریز جھڑپ کے بعد کیا گیا ہے۔ اس جھڑپ میں ایک سو سے زائد افراد ہلاک ہوئے تھے۔

ہیگ ۲۸ اپریل۔ کل رات ہالینڈ کی پارلیمنٹ کے ایوان بالا نے بھی پیرس کے معاہدوں کی توثیق کر دی اب تمام متعلقہ ملکوں کی طرف سے ان معاہدات کی توثیق مکمل ہو گئی ہے

اتحادی فوجوں کے اعلیٰ کمانڈر کا بیان

لندن ۲۹ اپریل۔ یورپ میں اتحادی فوجوں کے اعلیٰ کمانڈر نے کہا ہے کہ اگر آج روس نے جنگ شروع کی تو اسے خطرناک شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کیونکہ امریکہ ہوائی طاقت اور ایٹمی اسلحہ کے میدان میں روس سے بہت آگے ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۵۵ء

وحی والہام

"ایک نامور مورخ" کے زیر عنوان جناب ابوالمعانی صاحب کا ایک مقالہ ہفت روزہ قندیل لاہور ۱۹۵۵ء کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ جو پروفیسر البرٹ صاحب کے متعلق ہے۔ جو ۱۸۷۵ء میں ہیمبرگ میں پیدا ہوئے تھے۔ جنہوں نے ایک معرکۃ الآراء کتاب "فلاسفی آف سولیزیشن" (فلسفہ تہذیب) کے نام سے لکھی ہے

قندیل کے مضمون نگار صاحب کا مندرجہ ذیل بیان پروفیسر البرٹ کے علمی رجحانات پر روشنی ڈالتا ہے۔

"البرٹ نے مغربی سوسائٹی کی ساری دکھتی رگوں کو بہت قریب سے دیکھا اور ٹٹولا ہے اور پھر فیصلہ دیا ہے کہ ہمارے مسائل اقتصادی نہیں بلکہ اخلاقی ہیں پیدائش دولت اور تقسیم دولت کی مشکلات قسلیم مگر ان مشکلات کو بھی صرف اس وقت قابو میں لایا جا سکتا ہے جب انسانوں کے درمیان کوئی پاکیزہ رشتہ اور ایک دوسرے کے احترام کا جذبہ موجود ہو۔ وہ سمجھتا ہے حقیقت اور سچائی کو سمجھنے اور اسے انسانوں کے سامنے خیر کی شکل میں پیش کرنے میں جو طاقتیں سرگرم عمل ہو سکتی ہیں۔ ان سب سے طاقتور قوت اخلاق ہے۔"

"اس کے نزدیک تباہی یہ نہیں کہ فلاں قوم کی تہذیب یا فلاں قوم کے ذرائع پیداوار تباہ ہوں گے۔ بلکہ یہ تباہی ساری انسانیت پر نازل ہوگی۔ یہ تو دنیا بھر کے انسانوں کی مشترکہ مشکل ہے۔ اور پھر اس تباہی کے بعد کسی نئے تمدن کا بیج پھوٹنا بہت مشکل ہوگا۔"

وہ ایک اور جگہ لکھتا ہے "اخلاقی قوتیں کمزور پڑ گئی ہیں خیر و شر کی تمیز مٹ چکی ہے۔ جب تہذیب میں قوتوں کی بے اعتدالیاں بڑھ جائیں۔ تو وہ کمزور ہو جاتی ہیں۔ نیچر کی دوسری طاقتیں تہذیب کو تباہ کر دینے میں سرگرداں ہیں۔"

"فلاسفی آف سولائزیشن" کے پہلے حصہ میں صاف طور پر لکھتا ہے۔

"یہ وہ روحانی بنیادیں جن پر ایک تہذیب بنتی اور سنورتی ہے۔ آج دنیا میں آوارہ و پریشان ہیں۔ دنیا کے کسی فلسفے میں اتنی قوت نہیں ہے۔ کہ وہ ان بنیادوں کی عدم موجودگی میں اس گرتی ہوئی عمارت کو سہارا دے سکے آہ! ہم ایک نہایت تاریک دور میں داخل ہو رہے ہیں"

(قندیل یکم مئی ۱۹۵۵ء)

پروفیسر البرٹ کے مغربی تہذیب و تمدن کی تنقید و تبصرہ کے حوالے پیش کرنے کے بعد فاضل مضمون نگار صاحب نے جو نتیجہ نکالا ہے۔ وہ درست ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

"یہاں یہ امر خالی از دلچسپی نہیں ہوگا کہ البرٹ کو اچھی طرح پڑھ لینے کے بعد مجھ جیسا قاری اس کی تشخیص کی داد تو ضرور دیتا ہے مگر اس میں ایک تشنگی ضرور محسوس کرتا ہے۔ اور اس کے ذوق کی تسکین نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مرض کو سمجھنے کے بعد دکھ کا مداوا صرف اسی حالت میں ہو سکتا ہے۔ جب اسے درست اور پورا نسخہ استعمال کرایا جائے۔ البرٹ اس نظام فکر سے جس کی بنیاد وحی و الہام پر رکھی گئی ہے بے خبر ہے۔" (قندیل یکم مئی ۱۹۵۵ء)

یہ درست ہے کہ پروفیسر البرٹ بھی دوسرے دانایان مغرب کی طرح جنہوں نے اٹھارویں اور انیسویں صدی عیسوی میں انسانی زندگی کے متعلق لکھا ہے۔ اور ان الجھنوں کا حل معلوم کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو اس میں پیدا ہوتی ہیں۔ صرف مادی نقطۂ نظر سے لکھا ہے۔ اور ان پر بھی نیچری نظریات کا اثر ویسا ہی پڑا ہے جس طرح وہ اس دور کے سب عقلمندوں پر پڑا ہے۔ یہ دور اخلاقی اقدار کی جڑ روحانیت کو ماننے کی بجائے نیچر میں تلاش کرتے رہے ہیں۔ اور یہ دریافت کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ کہ ایسے اصول معلوم ہو جائیں۔ جن کی وجہ سے بغیر کسی مافوق الطبیعات ہستی کے احکام کے ماننے کے اخلاقی پابندیاں لازمی ثابت کی جا سکیں۔

ہماری رائے میں ایسی کوششیں بالکل بیکار نہیں ہیں۔ خاصکر اس لئے بھی کہ نیچری یا مادی نظریات کی غلطیوں کی وجہ سے مغربی دنیا اور اب تقریباً تمام دنیا زندگی میں جو ۲ اخلاقی فقدان محسوس کر رہی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں جو زندگی میں خلا نظر آتا ہے۔ اس نے داناؤں کو پھر سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ جس سے امکان پیدا ہو گیا ہے۔ کہ وہ شاید اصل حقیقت کی بھی روشنی پا لیں۔

پروفیسر البرٹ کی تشخیص کی داد دینے کے باوجود فاضل مضمون نگار جو تشنگی محسوس کرتے ہیں۔ اور یہ تشخیص خود ان کے ذوق کی تسکین کے لئے ناکافی معلوم ہوتی ہے۔ تو اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ لوگ اخلاقی خلا تو محسوس کر رہے ہیں۔ مگر مابعد الطبیعات کے اثرات سے جو انسانی زندگی پر پڑتے ہیں منکر ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ اس نظام فکر سے بے خبر ہیں۔ جس کی بنیاد وحی و الہام پر ہے۔ مگر یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب یہ عقلمند لوگ ایک دفعہ روحانیت یا دوسرے لفظوں میں وحی و الہام سے منکر ہو گئے ہیں۔ تو اب انہیں کس طرح اس کا قائل کیا جائے۔ تجربہ اور مشاہدہ کے سائنسی طریق نے انہیں ہر اس چیز سے انکار کر دینے کی عادت ڈال دی ہے۔ جس کو وہ اپنی لیبارٹری میں جانچ تول نہ سکیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کوئی ایسا طریق ہے کہ انسان روحانی اقدار اور ایسی باتوں کی عقلی جانچ پڑتال کر سکے۔ جو مابعد الطبیعات سے تعلق رکھتی ہیں۔ افسوس یہ ہے کہ جو لوگ وحی و الہام پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ خود بھی اس نیچری اثر کے ماتحت اب وحی و الہام کی ایسی توجیہات کر رہے ہیں۔ کہ جن سے وحی و الہام اس زمانہ میں بالکل ناقابل ثبوت سمجھے جانے لگے ہیں۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ ہم وحی و الہام کے لئے کوئی براہ راست ثبوت پیدا کریں۔ ورنہ ایسا نظام جس کے متعلق دعوے ہو۔ کہ اس کی بنیاد وحی و الہام پر ہے۔ آج کی دنیا میں محض وحی و الہام کے الفاظ سے کوئی متاثر نہیں ہو سکتا۔ اور اگر کسی کو ایسا خیال ہے۔ تو یہ محض ایک وہم سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ انشاء اللہ ہم اس امر کے متعلق آئندہ مزید عرض کریں گے۔

یہی زندگی کی ہے آرزو تری زندگی کی دعا کریں

از مکرم عبدالمنان صاحب ناہید

ترے جانے پر یہ خیال تھا ترے احترام سے چپ رہیں
یہ اگرچہ بات درست تھی دلِ ناصبور کو کیا کریں

یہ گماں نہ کر کہ خراب ہونگے وفا پرست کبھی ترے
انہیں مقدرت ہو کبھی تو یہ ترے پاس پاس رہا کریں

تو بڑھے جدھر کو ادھر بڑھیں تو رکے جہاں یہ وہیں رکیں
ترے نقش پا سے لپٹ کے یہ ترے ساتھ ساتھ چلا کریں

تجھے دیکھ کر جو ترے ہوئے انہیں آرزو ہے تو ہے یہی
کہ مدام تیرے قریں رہیں تجھے دیکھیں تیری ثنا کریں

ترے ربوہ پر ترے ربوہ والوں پہ بھی خدا کی ہوں رحمتیں
ترا باغ پھولے پھلے بہاریں خرام اس میں کیا کریں

ہمیں راحت دل و جاں تو تری چاکری میں ہے آبرو
یہی زندگی کی ہے آرزو تری زندگی کی دعا کریں

سردار دریام سنگھ صاحب والے واقعہ کی چشم دید شہادت

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

میرا ایک نوٹ الفضل مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۵۵ء میں زیر عنوان "تاریخ احمدیت کا ایک اہم گم گشتہ ورق" شائع ہوا ہے۔ جس میں میں نے سردار دریام سنگھ صاحب ایم ایل اے تحصیل بٹالہ کی اس گفتگو کا ذکر کیا ہے۔ جو ملکی تقسیم سے قبل ان کی میرے ساتھ قادیان میں ہوئی تھی۔ اس تعلق میں مجھے مولوی عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل آف بھامڑی حال ربوہ کا ایک نوٹ موصول ہوا ہے۔ جو ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ جس وقت میری یہ گفتگو سردار دریام سنگھ صاحب کے ساتھ ہوئی تھی۔ اس وقت وہ میری بیٹھک کے باہر کھڑے تھے۔ اور انہیں اس وقت اجمالاً معلوم ہو گیا تھا۔ کہ کیا گفتگو ہوئی ہے۔ اس کے بعد جب ملکی تقسیم ہو چکی اور مولوی عبدالعزیز صاحب کو ہندوستانی حکومت نے ازراہ ظلم قید کر لیا۔ تو اس وقت سردار دریام سنگھ صاحب مذکور نے بعض اور سکھ اصحاب کے ساتھ مولوی صاحب کے پاس حوالات میں آکر خود اس گفتگو کا ذکر کیا۔ جو میرے اور ان کے درمیان ہوئی تھی۔ جس میں سردار صاحب نے بعض ذمہ دار لیڈروں کے کہنے پر ہمیں وہ پیشکش کی تھی۔ جس کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے۔ مجھے معلوم نہیں تھا۔ کہ مولوی عبدالعزیز صاحب کو اس واقعہ کا علم ہے۔ مگر ان کی شہادت سے پتہ لگتا ہے۔ کہ نہ صرف وہ اس وقت میری بیٹھک کے باہر کھڑے تھے بلکہ بعد میں سردار دریام سنگھ صاحب نے خود بھی ان سے اس واقعہ کا صراحتہً ذکر کیا تھا۔ اور میرے متعلق کہا تھا کہ میں نے ان کی پیشکش کو رد کر دیا۔ سو الحمد للہ اس واقعہ کے متعلق ایک ایسی شہادت بھی مہیا ہو گئی۔ جس کا مجھے علم نہیں تھا اور شہادت بھی وہ جس کی خود سردار دریام سنگھ صاحب نے توثیق کی ہے۔ مولوی عبدالعزیز صاحب کا خط درج ذیل کیا جاتا ہے۔

فقط خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۶/۴/۵۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب امیر مقامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

خاکسار مورخہ ۴/۵۵ ۱۹ سے ضلع شیخوپورہ کی بعض جماعتوں میں گیا ہوا تھا۔ دوران سفر مورخہ ۴/۵۵ ۲۱ اخبار الفضل میں سردار دریام سنگھ صاحب آف بھاگووالہ کے متعلق حضور کا مضمون پڑھا۔ اور مجھے تحریک ہوئی کہ آپ کی خدمت میں لکھوں کہ یہ حقیر بھی اس واقعہ کا ایک گواہ ہے۔

خاکسار برادرم مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم کے ہمراہ ملکی تقسیم کے بعد مورخہ ۱/۱۱/۴۷ کو تھانہ سٹی بٹالہ کی حوالات میں بند تھا۔ اور ہمارے متعلق دو تین روز سے مشورے ہو رہے تھے۔ کیونکہ اس سے قبل تھانہ دھاریوال مورخہ ۳۔۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو پولیس مجھ پر انتہائی تشدد کر چکی تھی۔ مورخہ ۱/۱۱/۴۷ کو سردار دریام سنگھ صاحب اور سردار پرلوک سنگھ صاحب سکنہ گھمان نزد سری گوبند پور تحصیل بٹالہ (پرلوک سنگھ میری برادری کا آدمی ہے۔ اور مجھ سے آشنائی تھی۔ اور اپنے علاقہ کا اکالی لیڈر تھا) تھانہ میں آئے۔ اور مجھے حوالات میں سلام کر کے دفتر تھانہ کی طرف چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد مجھے حوالات سے نکال کر دفتر میں لایا گیا۔ جہاں سردار دریام سنگھ صاحب سردار پرلوک سنگھ صاحب

اور بٹالہ کا ایک اور سکھ ورکر بلونت سنگھ تھانیدار کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ سردار دریام سنگھ نے مجھے کہا کہ اگر میاں بشیر احمد صاحب میری بات مان لیتے۔ اور مسلمانوں کی مدد کرنا چھوڑ دیتے۔ تو آج آپ لوگوں کی یہ حالت نہ ہوتی۔ آپ اس وقت حاکم ہوتے۔ میں نے کہا سردار صاحب میاں صاحب نے جو جواب آپ کو دیا تھا۔ وہ میں اب بھی صحیح سمجھتا ہوں۔ پھر دریام سنگھ نے کہا دیکھو۔ بے گناہ لوگ قتل ہو رہے ہیں۔ اور اس قتل و غارت سے تمہاری جماعت کا کوئی فائدہ نہیں۔ یونہی دونوں طرف سے انسانی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ اگر تم اپنا مخفی اسلحہ بتا دو تو مخلوق کا بھلا ہوگا۔ اور تمہارا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

سردار پرلوک سنگھ نے بھی مجھ سے کہا کہ میں تمہارا بھائی ہوں۔ تم تھانیدار صاحب کو بتا دو۔ میں نے کہا دھاریوال تھانہ میں سردار بلونت سنگھ صاحب کو میں نے بتایا تھا۔ کہ ہمارا کوئی مخفی اسلحہ نہیں۔ پھر انہوں نے مجھ پر انتہائی تشدد کروایا۔ تب بھی میں نے یہی کہا کہ ہمارا کوئی مخفی اسلحہ نہیں۔ اب بھی میرا یہی بیان ہے اور سچا ہے۔ اس پر سردار بلونت سنگھ تھانیدار نے کہا کہ میں ناجائز اسلحہ نکال کر تمہیں بتاؤں گا۔ یہ لوگ کچھ دیر باتیں کرتے رہے سردار پرلوک سنگھ نے اپنے مذکورہ ساتھیوں سے

کہا کہ اب تم کیا کر سکتے ہو۔ تمہاری پارٹی قادیان پر حملہ کرنے سے انکار کر چکی ہے۔ پھر دریام سنگھ اور پرلوک سنگھ مجھے یہ کہہ کر چلے گئے۔ کہ ہم تمہاری خیر خواہی کے لئے آئے تھے۔ یہ سردار صاحب بہت سخت ہیں۔ اب تم ان سے مار کھاؤ گے۔ پھر خود بلونت سنگھ نے بید سے مارنا شروع کر دیا۔ دو بند و سپاہیوں نے جو جہلم کے رہنے والے تھے مجھے زمین پر گرایا ہوا تھا۔ تین چار گھنٹے تک تشدد کرنے کے بعد کھڑا کر دیا۔ اور ۲۷ گھنٹے کھڑا رکھا۔ (میرا جسم اس وقت برہنہ کر دیا گیا تھا)

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ سردار دریام سنگھ نے آپ سے ملاقات کی تھی۔ اور ماحول قادیان کی حکومت کی پیشکش کی تھی۔ اور وہاں کو آپ نے وہ جواب دیا تھا۔ جس کا الفضل میں حضور نے ذکر فرمایا ہے۔ اسی پیشکش کا ذکر مجھ سے سردار دریام صاحب نے کیا۔ خاکسار ملاقات کے وقت آپ کی بیٹھک کے باہر کھڑا تھا۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز کو اس طرح سلسلہ کی خدمت کا موقعہ عطا فرمایا اور مجھے اس پر فخر ہے۔

خاکسار۔ عبدالعزیز مولوی فاضل آف بھامڑی

۲۵/۴/۵۵

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

رمضان المبارک کے فضائل اور برکات

تنویر قلب

"شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن" سے رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے۔ اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے۔ کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے۔ اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ جن سے مومن کو خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ انزل فیہ القرآن میں یہی اشارہ ہے۔ بے شک روزہ کا اجر عظیم ہے۔ مگر امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم کر دیتے ہیں۔

عبادات کی قسمیں

عبادات دو قسم کی ہوتی ہیں۔ عبادات مالی اور بدنی۔ مالی عبادتیں تو اس کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو۔ اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہے۔ بدنی عبادتیں بھی انسان جوانی ہی میں کر سکتا ہے۔ ورنہ ساٹھ سال کے بعد طرح طرح کے عوارضات لاحق ہو جاتے ہیں۔ نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر نابینائی آ جاتی ہے۔ سچ ہے۔ کہ پیری و صد عیب چنیں گفتہ اند اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے۔ اس کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے۔ اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا۔ اسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

موئے سفید از اجل آرد پیام

اس لئے انسان کو چاہیئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرض بجا لاوے۔ روزہ کے بارہ میں خدا فرماتا ہے ان تصوموا خیر لکم یعنے اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو۔ تو اس میں تمہارے لئے بڑی خیر ہے۔

فدیہ توفیق روزہ کا موجب ہے

ایک بار میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے۔ تو معلوم ہوا یہ اس لئے ہے کہ اس سے روزہ کی توفیق ملے۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ وہ قادر مطلق ہے۔ وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ کی عطا کر سکتا ہے۔

اس لئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہوں۔ تو دعا کرے۔ کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے۔ میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں۔ اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اس لئے اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخش دے گا۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

—.—.—.—

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت اور دوستوں کا ولولۂ اخلاص

(از مکرم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب)

حضور کی موجودہ بیماری کا حملہ ۲۶ر فروری ۱۹۵۵ء کو ہوا۔ اس کی کیفیت اخبار الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ اور بیماری نے علاج اور صحت کی ترقی کے متعلق مختصر رپورٹیں آج کی تاریخ تک باقاعدہ شائع ہوتی چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ حضور کی علالت کی وجہ سے مضطربانہ حالت میں پائے جاتے ہیں۔ جب کبھی مختلف احباب سے ملنے کا موقع ملا ہے۔ ان کی طرف سے پہلا سوال یہی ہوتا ہے۔ کہ حضرت صاحب کی صحت کیسی ہے۔ پھر دلی جذبات کے ساتھ ان کے منہ سے یہ کلمات نکلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت دے۔ اور عمر دراز عطا فرمائے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت حاصل ہو جائے۔

عقل انسانی اس بات کو بآسانی سمجھ سکتی ہے۔ کہ ایک جماعت کے اندر اس قسم کا اخلاص اور اس قسم کی فدائیت فضل ایزدی کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ لیکن یہ فضل صرف جماعت کے حصہ میں ہی نہیں آیا۔ بلکہ اس کا پیارا امام بھی اس سے بھرپور ہے۔ وہ اپنی جماعت کے لئے ہر آن قربان گاہ پر چڑھا رہتا ہے۔ پس جماعت کی محبت اور اس کا اخلاص یک طرفہ نہیں ہے۔

مشاہدہ بتلاتا ہے۔ کہ جب کبھی عشق وفا کی مثالیں دنیا میں قائم ہوئی ہیں۔ معشوقوں کے حسن دلکش کے بغیر کبھی قائم نہیں ہوئیں۔ پس جماعت کا ایازی رنگ محمود کے حسن کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اگر جماعت کو ایازی رنگ خدا تعالیٰ کی طرف سے ملا ہے۔ تو محمود کو بھی محمودی حسن اسی خدا کی طرف سے ملا ہے۔

جماعت نے بیشک اس بیماری کے موقعہ پر ایمان اور اخلاص کا بہترین ثبوت دیا ہے۔ لیکن محمود نے جس محبت اور ہمدردی کا اظہار جماعت کے ساتھ کیا ہے۔ اس کی گہرائی کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ اسی محبت کا کچھ اظہار تو ان مضامین سے ہوتا ہے۔ جو حضور کی طرف سے ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں الفضل میں شائع ہوئے ہیں۔ لیکن اس سے کہیں زیادہ محبت کا اندازہ ان باتوں سے لگتا ہے۔ جو کہ بستر علالت پر پڑے ہوئے حضور وقتاً فوقتاً کرتے رہے ہیں۔ ان باتوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور کے دماغ میں ایک ایک احمدی فرد آتا ہے۔ اور حضور اس کی نیکو کاری کو سامنے لاتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ ہر ایک فرد کو اس بات کا علم ہو جائے۔ کہ اس کی جگہ حضور کے وسیع اور صاف قلب میں کس درجہ موجود ہے۔ پھر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کمزوروں کی کمزوریوں پر عفو کی چادر ڈالدیں۔ پھر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ جو جماعت میں خصوصیت رکھتے ہیں۔ ان کی خصوصیت نمایاں ہو جائے۔ چنانچہ حضور کی یہ کیفیت قلبی بطریق نمونہ از خروارے ان مثالوں سے ظاہر ہوتی ہے۔

(۱) گذشتہ مجلس مشاورت (۱۹۵۴ء) کے موقع پر حضور کی کمزوری صحت کی وجہ سے جماعت نے مشورہ دیا کہ بغرض علاج امریکہ جائیں۔ اور پرزور تحریک کے ساتھ ایک اچھی رقم برائے اخراجات[1] کی فراہمی کا انتظام کر لیا۔ لیکن حضور نے باوجود جماعت کے قطعی مشورہ اور پرزور تحریک کے امریکہ جانے کا عزم نہ فرمایا۔ اور نو دس ماہ گذر گئے۔ جماعت کا مشورہ بھی بروقت تھا۔ اور حضور کی صحت بھی متقاضی تھی۔ کہ علاج کی غرض سے بلکہ کوفت زدہ دماغ کو کچھ وقت کے لئے آرام دینے کے لئے مجوزہ سفر اختیار کریں۔ لیکن ایسا نہیں کیا۔ آخر وہ گھڑی آ گئی۔ کہ حضور کی مخفی کمزوری دماغ آنِ واحد میں نمایاں ہو گئی۔ اور جماعت پر اور خود حضرت صاحب پر واضح ہو گیا۔ کہ جماعت نے جو مشورہ دیا تھا۔ وہ بروقت اور درست تھا۔ لیکن عملی قدم اٹھانے کے لئے شاید پھر بھی تیار نہ ہوتے اگر حضور اپنے آپ کو نمایاں طور پر کام سے معذور نہ پاتے۔ اور معالج ڈاکٹر صاحبان سفر کا مشورہ نہ دیتے۔ جب لاہور کے چیدہ ڈاکٹروں نے بالاتفاق یورپ یا امریکہ جانے کا مشورہ دیا۔ تو حضور نے سفر اختیار کرنے سے پہلے علاوہ خود دعا استخارہ کرنے کے مندرجہ ذیل احباب سے بھی استخارہ کرنے کے لئے کہا مثلاً (۱) ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب (۲) حضرت مفتی محمد صادق صاحب (۳) حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب (۴) حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی (۵) حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری (۶) صوفی محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔

حضور کا ان بزرگوں کو یاد رکھنا بتلاتا ہے۔ کہ خواہ یہ لوگ حجروں میں پڑے ہیں۔ اور حضور کے سامنے شاذ ہی آتے ہیں۔ مگر حضور کا قلب صافی ان کا نقش اپنے اندر رکھتا ہے۔

(۲) بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی جو علاوہ پرانے صحابی ہونے کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خاندان سے خاص خادمانہ تعلق رکھتے ہیں۔ حضور نے عین ایسے وقت میں انہیں یاد فرمایا۔ کہ جبکہ بیماری کے حملہ کی وجہ سے دماغ نہایت کمزور ہو چکا تھا۔ اور بھائی جی اس قدر دور بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ان کا آنا نسبتاً ہر نا ممکن معلوم ہوتا تھا۔ بایں ہمہ حضور نے انہیں اپنے ہمراہ سفر پر لیجانے کا بایں الفاظ ارادہ ظاہر کیا۔ کہ سیدہ ام ناصر و دیگر خواتین کی نگرانی کے لئے ان کا ساتھ جانا مناسب ہے۔ کہ پرانے ہیں۔ اس مثال سے پتہ چلتا ہے۔ کہ محمود کے وفادار برحق اور حسن محمودی حق ہے۔ اسی ابتدائی تجویز کے مطابق بھائی صاحب کو کراچی بلا لیا گیا۔

(۳) میاں رحیم دین صاحب باورچی وہ پرانے بزرگ ہیں۔ کہ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیض صحبت سے چھوٹے پن سے ہی حصہ پایا تھا۔ اور جنہیں یہ فخر حاصل ہے۔ کہ حضور کے ۱۹۲۴ء کے تاریخی سفر یورپ میں بطور باورچی گئے تھے اب جبکہ وہ بوڑھے ہو چکے ہیں۔ اور جوانوں کی طرح کام نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ اس سال پہلے کر لیتے تھے۔ حضرت صاحب کی نظر انہیں جوان دیکھتی ہے یا یوں کہو۔ کہ وفاداری اور قدردانی کے جذبات انہیں کام کے لائق دکھاتے ہیں۔ اور اس قدر لمبے سفر پر لیجانے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کو ساتھ لے جانے کے لئے پاسپورٹ بنوایا گیا ہے۔

(۴) میاں عبد الاحد خاں صاحب کابلی یہ وہ بزرگ ہیں۔ جنہیں حضور کے خاص قرب میں رہنے کا قریباً چالیس سال سے موقعہ ملتا رہا ہے۔ اور آج کل قادیان میں درویش ہیں۔ حضور کی یاد نے انہیں بھی بلا لیا۔ وہ بذریعہ پاسپورٹ قادیان سے اس وقت لاہور پہنچے۔ جب کہ حضور بعزم سفر یورپ کراچی کو روانہ ہو رہے تھے۔ حضور کی شفقت نے ان کے کراچی تک ہمراہ چلنے کی منظوری دے دی۔

الغرض اس طرح کی بہت سی مثالیں ہیں۔ کہ جن سے حضور کی دلی محبت اور شفقت کا پتہ چلتا ہے۔ اور پتہ چلتا ہے۔ کہ حضور ہر ایک مخلص کی مخلصانہ زندگی کے متعلق اپنی شہادت دے کر گویا اس دنیا میں جنتی زندگی کی جھلک دکھلا دیں۔ علمت نفس ما احضرت (التکویر) یعنی ہر ایک جان معلوم کر لے گی۔ کہ اس نے کیسے عمل کئے تھے۔

مندرجہ بالا مثالوں سے تو اس شفقت اور مہربانی کا پتہ چلتا ہے۔ جو حضور کے قلب میں احمدی مخلص احباب کے لئے موجزن ہے۔ اب میں حضور کی دریا دلی کی بعض وہ مثالیں پیش کرتا ہوں۔ کہ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور کی شفقت اور مہربانی کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ اور اس قدر ہے۔ کہ ہمیں حیرت کے میدان میں کھڑا کر دیتا ہے۔

حضور بیمار ہوئے اور پریشان کن بیماری کا حملہ ہوا۔ حسب ضرورت اچھے معالج سے مشورہ کرنا ایک طبعی بات ہے۔ مگر جب معالج حضور کے معائنہ اور علاج کے لئے آتا ہے۔ تو حضور جہاں اپنی بیماری کا حال بیان کرتے ہیں۔ وہاں ڈاکٹر کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ کہ وہ کہیں زیادہ کوفت میں نہ پڑ جائے۔

چنانچہ لاہور سے پانچ چھ ڈاکٹر دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ ان میں سے ایک بھی اس بات کے خلاف گواہی نہ دے سکے گا، کہ حضور نے جہاں اپنی بیماری کا حال بتایا۔ وہاں آنے والے ڈاکٹر کی کوفت کو دور کرنے کے لئے بھی ایسے طریق بیان کا التزام رکھا۔ کہ لطیفہ کا رنگ پیدا ہو جاتا تھا۔ اور وہ ہنسنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔ ہمارا مشاہدہ ہے کہ حضور ہر ایک ڈاکٹر کے متعلق ایسا اظہار فرماتے رہے۔ کہ گویا وہ اپنے رشتہ دار ہیں۔ یا دیرینہ تعلق رکھنے والے ہیں وغیرہ۔ علاوہ ازیں لاہور سے آنے والے ہر ایک ڈاکٹر کی آمد کو نظر استحسان سے دیکھا۔ اور ان کے حق الخدمت کے ادا کرنے میں کبھی تامل نہیں کیا۔ بلکہ سخت تاکید کے ساتھ اس کی ادائیگی کا انتظام کیا۔ اور ایک بار فرمایا۔ کہ یہ نہیں خیال کرنا چاہیئے۔ کہ ڈاکٹر صاحبان اگر آتے ہیں۔ تو اپنی فیس بھی لے جاتے ہیں۔ یہ ان کا احسان ہے۔ کہ پیرانہ سالی میں کوفت برداشت کر کے آتے ہیں۔ اور وقت نکال کر آتے ہیں۔

معالج ڈاکٹر صاحبان جو قابل شکریہ ہیں

(۱) جس روز بیماری کا حملہ ہوا۔ سب سے پہلے ڈاکٹر محمد اسلم صاحب پیرزادہ صاحب لاہور کو ربوہ چلنے کے لئے کہا گیا۔ باوجودیکہ رات کا وقت تھا۔ اور ربوہ رات کے بارہ ایک بجے پہنچنے کا امکان تھا۔ مگر انہوں نے بلا تامل منظور کر لیا۔ اور رات کے ایک بجے پہنچکر معائنہ کیا۔ اور علاج تجویز کیا۔

(۲) ڈاکٹر پیرزادہ صاحب نے تین دن کے بعد پھر دیکھنے آنا تھا۔ مگر حضرت صاحب نے خان صاحب ڈاکٹر محمد یوسف صاحب کو بھی بایں الفاظ یاد فرماتے ہوئے بلا بھیجا۔ کہ وہ بھی ہمارے خاندان کے پرانے معالج ہیں اور تعلق رکھتے ہیں۔

(۳) ڈاکٹر پیرزادہ صاحب اور ڈاکٹر خان صاحب محمد یوسف صاحب کا علاج جاری تھا۔ اور علاج سے فائدہ بھی ہو رہا تھا۔ لیکن حضور نے از خود ڈاکٹر کرنل الٰہی بخش صاحب کا نام بھی لیکر فرمایا۔ انہیں بھی بلا لیا جائے۔

کرنل صاحب موصوف نے بعد معائنہ نہایت محبت کے لہجہ میں پرزور طریق پر اطمینان

[1] یہ رقم حضور کے ہمراہ جانے والے خادموں کے لئے تجویز ہوئی تھی۔

دلایا کہ حضرت صاحب! آپ کو کوئی فالج (Paralysis) کا مرض نہیں ہے آپ قطعاً فکر نہ کریں۔ جب دوسری بار دیکھنے کے لئے ربوہ آئے تو اپنے سامنے حضور کو کھڑا کرکے ٹہلوایا اور کہا کہ میں اپنی ذمہ واری پر لیا کرتا ہوں۔

(۴) ڈاکٹر کرنل الٰہی بخش صاحب کی ہدایت کے مطابق قریباً دو ہفتے تک علاج جاری رہا اور صحت میں ترقی ہو رہی تھی مگر پھر خانصاحب ڈاکٹر محمد یوسف کی یاد دل میں آئی اور لاہور پہنچنے پر مشورہ کے لئے بلایا مشورہ کیا تھا۔ گویا ملنا مقصود تھا۔

(۵) کرنل الٰہی بخش صاحب اور خانصاحب ڈاکٹر محمد یوسف صاحب سے دوبارہ سہ بارہ مشورہ لیا جا چکا تھا۔ اور مناسب علاج جاری تھا کہ ڈاکٹر پیرزادہ صاحب کی پھر یاد دل میں آئی اور تیسری بار پھر بلا بھیجا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضور انہیں گویا صرف اپنے علاج کے مشورہ کے لئے نہیں بلا رہے بلکہ خود انہیں دیکھنا چاہتے ہیں۔

(۶) کرنل الٰہی بخش صاحب نے مختلف قسم کے امتحان قارورہ و خون کے تجویز کئے اور ڈاکٹر غلام محمد صاحب انچارج کلینکل لیبارٹری میو ہسپتال سے امتحانات کروانے تجویز کئے حضرت صاحب نے فوراً انہیں ربوہ لانے کے لئے لاہور موٹر بھجوا دی۔ اور ساتھ ہی ذکر کیا کہ یہ عموماً ہمارے کنبہ کے لوگوں سے فیس نہیں لیتے۔ جب موٹر ان کو لانے کے لئے لاہور پہنچی تو یہ فوراً ہی تیار ہو کر ربوہ آ گئے۔ اور خوشی خوشی امتحان کے لئے خون لیا۔ ان کی واپسی کے وقت حضور نے ان کو ایک معقول رقم دینے کی سخت تاکید فرمائی رقم دینے والے شخص نے باصرار نوٹوں والا لفافہ ان کی جیب میں ڈال دیا۔ مگر وہ بھی رقم کے واپس کرنے میں عجیب طور پر کامیاب ہو گئے وہ اس طرح کہ موٹر پر سوار ہونے سے قبل لفافہ کو جو بظاہر ایک چٹھی کی شکل میں تھا۔ صاحبزادہ ڈاکٹر منور احمد صاحب کو ہاتھ میں دے کر بھاگ کر موٹر پر سوار ہو گئے اور شیشے بند کر لئے اور موٹر کو چلوا دیا یہ کیا ہے اور کیوں ہے یہ حسن محمود ہے۔ آپ کی محبت کی چنگاری نے ڈاکٹر غلام محمد صاحب کے دل میں بھی محبت کا شعلہ پیدا کر دیا تھا۔

الغرض مندرجہ بالا مثالوں سے میرے اس بیان کی تصدیق ہوتی ہے کہ جہاں احباب جماعت و دیگر وہ احباب جو حضور کی بیعت میں شامل نہیں ہیں۔ حضور کے ساتھ محبت کے جذبات رکھتے نظر آتے ہیں۔ وہاں خدا کا یہ بندہ بھی جس کا نام محمود ہے نہ اپنے حسن اور احسان میں کم ہے اور نہ محبت کے انتہائی جذبات سے خالی ہے۔ بلکہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ حضور کے قلب صافی میں اک جہان بسیرا کئے ہوئے ہے۔

روئے زمین پر نسل آدم میں محبت کا اعلیٰ اور اکمل نمونہ ہمارے پیارے آقا سید ودو جہاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ رب العالمین خالق و بصیر اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف الرحیم (سورہ توبہ)

یعنی اے دنیا جہاں کے لوگو یقیناً تمہارے پاس ایسا رسول آیا ہے جو تمہاری محبت کا دم بھرنے والا ہے۔ وہ ہرگز ایک لمحہ کے لئے یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ تم اپنی غلط کاریوں کی وجہ سے کسی مصیبت میں پڑو وہ تمہیں اپنے اندر جذب کرنے کے لئے حریص ہے اور وہ جو اس کے ہو جاتے ہیں۔ ان سے شفقت اور رحم کا سلوک کرتا ہے۔

چنانچہ آپ کی مخلوق انسانی کے ساتھ انتہائی محبت کا تقاضا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعالمین کا خطاب عطا فرمایا اور آپ کی دلی شفقت کا ہی نتیجہ تھا کہ ہزاروں ہزار دل و جاں نثار پیدا ہو گئے اور قدوسی اور حضور کے صحابی کہلائے۔ آپ کی دلی محبت کا ہی پرتو ہے کہ آج کروڑوں انسان آپ کی انتہائی محبت کا دم بھرتے ہیں۔

اللھم صل علی محمد و علیٰ ال محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ ال ابراھیم انک حمید مجید

آج ہمارے اندر ہمارا پیارا محمود بھی جو روحانی ورثہ کے رنگ میں محمدی نوروں کی شعاعیں اپنے اندر رکھتا ہے۔ محبت اور شفقت سے پر دل اپنے اندر رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ضیا ریزی اور محبت فشانی کو دیر تک قائم رکھے۔ بینے از ایاز ان محمود

(خاکسار حشمت اللہ)

اعلان ضروری

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بر موقعہ مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء فیصلہ فرمایا تھا کہ آئندہ تین سال کے لئے ہر موصی اپنے وصیت کے چندہ کے علاوہ اپنی آمد پر دو پیسے فی روپیہ اور ہر چندہ عام ادا کرنے والا چندہ عام کے علاوہ اپنی آمد پر ایک پیسہ فی روپیہ لازمی چندہ ادا کرے جو "تحریک خاص" کی مد میں جمع ہو۔ مگر دیکھا گیا ہے کہ اکثر سیکرٹریان مال "تحریک خاص" کی وصولی پورے طور پر نہیں کر رہے۔ یہی وجہ ان کو بار بار یاد دہانی کرانی پڑتی ہے۔ تمام امراء و صدر صاحبان و سیکرٹریان مال و محصل صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ دوستوں پر اس چندہ کی اہمیت اچھی طرح واضح فرما کر باقاعدگی سے اس چندہ کی وصولی کا التزام فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

چندہ سفر یورپ اور صدقہ حضرت صاحب کی تازہ رقوم

آئندہ ایسی رقوم متعلقہ دفاتر کو براہ راست بھجوائی جایا کریں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی)

ذیل میں چندہ سفر یورپ اور نذرانہ حضرت صاحب اور صدقہ حضرت صاحب کی وہ تازہ رقوم درج کی جاتی ہیں جو سابقہ اعلان کے بعد میرے دفتر میں موصول ہوئی ہیں۔ یہ رقوم حسب قاعدہ تقسیم کرا دی گئی ہیں۔ یعنی چندہ سفر یورپ کی رقوم افسر صاحب صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کو بھجوائی گئی ہیں۔ نذرانہ کی رقوم دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ادا کر دی گئی ہیں۔ اور صدقہ کی رقوم اپنے دفتر کی نگرانی میں مقامی کارکنوں کے ذریعہ تقسیم کرا دی گئی ہیں یہ رقوم صرف وہ ہیں جو میرے نام پہنچی ہیں۔ دوسرے دفتروں میں جانے والی رقوم اس فہرست میں شامل نہیں ہیں۔ مگر آئندہ دوستوں کو یہ بات نوٹ کر لینی چاہیئے کہ ایسی رقوم مجھے بھجوانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ صیغہ جات متعلقہ کو براہ راست جانی چاہئیں ورنہ بلا وجہ کام میں طوالت پیدا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو صحت عطا فرمائے اور ان رقوم کے بھجوانے والے دوستوں اور جماعتوں کا پیشکش قبول کرے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۵۔۴ اپریل ۱۹۵۵ء)

(۱) چوہدری رحمت اللہ صاحب چک $\frac{۳۲۷}{\text{ای۔بی}}$ بہاولپور (سفر یورپ) — ۷۷-۰-۰
(از جماعت مذکور)

(۲) ڈاکٹر محمد دین صاحب انچارج سول ہسپتال لنڈی کوتل (سرحد) " — ۵۰-۰-۰

(۳) مولوی علی احمد صاحب فاضل برنڈے ضلع جہلم " — ۶-۰-۰

(۴) محمد خان صاحب دوکاندار کرسالی ضلع جہلم " — ۲-۰-۰

(۵) بذل الرحمٰن صاحب احمدی پورہ مشرقی پاکستان (نذرانہ حضرت صاحب) — ۵-۰-۰

(۶) ولایت محمد صاحب ٹیلر سیکرٹری مال کنری سندھ (صدقہ حضرت صاحب) — ۲۷-۶-۰

(۷) سید بشیر احمد شاہ صاحب چک $\frac{۲۳}{\text{ج۔ب}}$ ضلع لائلپور (نذرانہ حضرت صاحب) (سفر یورپ) — ۱۰-۰-۰

(۸) " " از طرف اہلیہ صاحبہ دیگچیاں " — ۵-۰-۰

(۹) صالحہ بیگم صاحبہ بنت بھائی محمود احمد صاحب سرگودہا حال راولپنڈی (نذرانہ حضرت صاحب) — ۱۰-۰-۰

(۱۰) ماسٹر بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ واہ کیمپ (سفر یورپ) — ۱۳-۶-۰

(۱۱) ڈاکٹر بشیر احمد صاحب چک $\frac{۲۱۶}{\text{ج۔ب}}$ ضلع ملتان " — ۵۵-۰-۰

(۱۲) " از سیف علی صاحب " — ۵-۰-۰

(۱۳) " از اسماعیل صاحب " — ۲۰-۰-۰

(۱۴) " از شاہ محمد صاحب " — ۲۰-۰-۰

(۱۵) رکن الدین صاحب ریٹائرڈ ایس ڈی او ٹیری ضلع کوہاٹ (نذرانہ حضرت صاحب) — ۵-۰-۰

(۱۶) بابو عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری جنرل جماعت احمدیہ گوجرانوالہ (صدقہ حضرت صاحب) — ۲۰-۰-۰

(۱۷) قریشی محمد شفیع صاحب انجینئر میونسپل کمیٹی میانوالی (سفر یورپ) — ۵۰-۰-۰

(۱۸) " صدقہ حضرت صاحب — ۲-۰-۰

(۱۹) حکیم محمد لطیف صاحب مالک دواخانہ ہمدرد پاکستان حافظ آباد
از جماعت احمدیہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ (سفر یورپ) — ۱۰۰-۰-۰

(۲۰) حمیدہ عارفہ صاحبہ اہلیہ مرزا معظم بیگ صاحب صدر لجنہ اماء اللہ کوئٹہ
از طرف مستورات کوئٹہ (چندہ سفر یورپ) — ۲۰۰-۰-۰

احباب جلد سے جلد "امانت خاص" میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کریں

مخلصین جماعت نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا "امانت خاص" کے بارہ میں ارشاد گرامی روزنامہ الفضل میں پڑھ لیا ہوگا۔ نظارت بیت المال کی طرف سے "فارم امانت خاص" بھی جماعتوں کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ عہدہ داران اور مخلصین جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک میں خود حصہ لے کر اور دیگر احباب کو تحریص دلا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ پُر کردہ فارم اور زرِ روپیہ "افسر امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ" کے نام ارسال کیا جائے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

"پورے زور سے الفضل کو پھیلانے کی کوشش کریں" (حضور ایدہ اللہ تعالےٰ)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے روزنامہ الفضل کی توسیع اشاعت کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا تھا

"سب سے مقدم چیز تو "الفضل" ہے۔ الفضل روزانہ اخبار ہے اور الفضل ہی ایک ایسا اخبار ہے جس کے ذریعہ ساری جماعتوں تک آواز پہنچتی ہے لیکن متواتر ہمیں آجکل یہ اطلاعات آ رہی ہیں کہ کئی جماعتیں ایسی ہیں جن میں ایک بھی الفضل نہیں پہنچ رہا۔ حالانکہ چھوٹی جماعتیں آپس میں ہی چندہ کر کے اور آپس میں مل کر ایک ایک اخبار خرید سکتی ہیں..... اخبار ایک دلیل ہوتا ہے اس بات کی کہ قوم کے اندر کتنی بیداری ہے اور کتنا اضطراب ہے اور انقلاب کی کتنی خواہش ہے۔ اگر کوئی قوم اخباروں کی طرف توجہ نہیں کرتی تو یقیناً وہ اپنی ترقی کی پوری طرح خواہش نہیں رکھتی۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ پورے زور سے الفضل کو پھیلانے کی کوشش کرے!"

(روزنامہ الفضل ۱۲ جنوری ۱۹۵۵ء)

تمام جماعتوں اور احباب کو جائزہ لینا چاہیئے کہ انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے مندرجہ بالا ارشاد کی کس حد تک تعمیل فرمائی ہے؟

خدام الاحمدیہ اور اخبار بینی

(۱) گذشتہ دنوں الفضل میں اعلان کے ذریعہ جملہ قائدین کرام سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ اپنی اپنی مجلس کے خدام کا اخبار بینی کے سلسلہ میں جائزہ لیتے ہوئے مندرجہ ذیل کوائف بہم پہنچائیں۔

(۱) تعداد کل خدام (۲) سلسلہ یا دیگر اخباروں کے خریداروں کی تعداد (۳) تعداد خدام جو خود خریدار تو نہ ہوں مگر روزانہ باقاعدگی سے اخبار بینی کرتے ہوں۔

(۲) مگر افسوس ہے کہ ابھی تک کسی مجلس کی طرف سے یہ کوائف دفتر میں نہیں پہنچے۔ براہ مہربانی مطلوبہ کوائف جلد از جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (مہتمم ذہانت و صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

بجٹ فارم

دفتر ہذا سے موصیان حصہ آمد کی خدمت میں فارم ہائے اصل آمد ۱۹۵۵-۵۴ء پُر کر کے واپس کرنے کی غرض سے بھیجے جا رہے ہیں۔ جن موصی احباب کی خدمت میں مذکورہ فارم موصول ہوں وہ مہربانی کر کے اپنی اولین فرصت میں ان کو پُر کر کے جلد واپس ارسال کر دیں تاکہ ان کو آخر اپریل ۱۹۵۵ء تک کے حساب کی تعیین کر کے اطلاع دی جا سکے۔ میں امید کرتا ہوں کہ موصی احباب اس امر میں میرے ساتھ تعاون فرمائیں گے انشاء اللہ تعالےٰ ثواب کے مستحق ہوں۔ آمین

(سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان)

ضروری اعلان

بعض رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ بعض جماعتیں اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ چندہ تحریک خاص اور چندہ سفر احمدیہ مشن یورپ ایک ہی تحریک یا چندہ کے دو مختلف نام ہیں۔ یعنی چندہ تحریک خاص میں چندہ سفر امریکہ یورپ شامل ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چندہ تحریک خاص حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت منعقدہ اپریل ۱۹۵۴ء میں تین سال کے لئے جاری فرمایا تھا۔ اور موصی احباب کے لئے اس کی شرح دو پیسے فی روپیہ اور غیر موصیوں کے لئے ایک پیسہ فی روپیہ مقرر کرتے ہوئے حضور نے اس چندہ کو لازمی قرار دیا تھا۔ چندہ سفر احمدیہ طوعی چندہ ہے۔ جس کی تحریک خود احباب جماعت کی طرف سے مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء میں پیش ہوئی تھی۔ اس وقت اس خرچ کا اندازہ ۵۰۰۰۰ روپے لگایا گیا تھا جس کے پیش نظر جماعت نے کچھ نقد رقم ادا کی اور کچھ وعدہ جات لکھوائے۔ اس وقت تک اس مد میں ۵۰۰۰۰ روپیہ کی رقم ہوئی ہے۔ اب بدلے ہوئے حالات کی وجہ سے سفر یورپ پر خرچ کا اندازہ دو لاکھ روپے سے بھی زائد لگایا گیا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو اس تحریک کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے تاکہ یہ رقم جلد از جلد پوری ہو جائے۔ حضور نے اپنے پیغام ۲۲ مارچ ۱۹۵۵ء میں بھی اس طرف توجہ دلائی ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

رمضان المبارک میں خدام کا فرض

رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہے۔ یہاں وہ مہینہ کہ جس میں ملائکہ کا بکثرت نزول ہوتا ہے۔ اور آسمانی دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اس مقدس ماہ سے جتنا بھی فائدہ حاصل کیا جا سکے اتنا ہی کم ہے۔

اس لئے تمام اراکین کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس ماہ سے پورا پورا استفادہ کریں۔ اور سوائے مسافروں اور بیماروں کے تمام کو روزے رکھنے چاہئیں۔ قرآن مجید کی باقاعدہ تلاوت کرنی چاہیئے نمازوں میں باقاعدہ حاضر ہوں اور تہجد کی نماز کی طرف خاص توجہ دیں۔ اور اگر تہجد نہ پڑھ سکیں تو تمام تراویح میں ضرور شامل ہو کر مستفید ہوں۔

اس ماہ میں بکثرت صدقہ و خیرات کرنا بھی مسنون ہے۔ اسی طرح اسلام اور سلسلہ کی ترقی کیلئے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی کامل صحت یابی کے لئے بالالتزام دعائیں کی جائیں۔ غرض اس مبارک مہینہ سے پورا استفادہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

(مہتمم تربیت و اصلاح خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مبلغین سلسلہ کیلئے دعا کی درخواست

(از مکرم نائب وکیل التبشیر صاحب تحریک جدید)

ماہ رمضان اپنی پوری برکات کے ساتھ شروع ہو چکا ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے دن آ گئے ہیں۔ سلسلہ کے مبلغین جو اپنے وطن، اپنے بیوی بچوں اور دیگر رشتہ داروں سے دور بلاد غیر میں خدا تعالےٰ کا نام بلند کرنے میں شب و روز مصروف ہیں احباب کی دعاؤں کے بہت زیادہ مستحق ہیں۔ ان میں سے بعض بیمار ہیں۔ بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ وہ سب یہ خواہش رکھتے ہیں کہ احباب ان بابرکت ایام میں انہیں اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی مساعی کو قبول فرمائے۔ ان میں برکت دے اور وہ کفر کے مراکز میں جلد سے جلد اسلام کا نور پھیلانے میں کامیاب و کامران ہوں۔

(خاکسار حسن محمد خاں عارف نائب وکیل التبشیر)

درخواستہائے دعاء

(۱) عاجز کے ایک سال سے بے روزگار ہونے کی وجہ سے بیحد پریشان ہے۔ نیز میری صحت بھی خراب ہے دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرمائے اور مشکلات دور فرمائے۔ آمین

عبد الغفور خاں ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی

(۲) میرا متان ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ پیر محمد چک $\frac{152}{6.7}$ ہارہ ضلع بہاولنگر

(۳) چند دن ہوئے بندہ نے ایک ملازمت کے سلسلے میں انٹرویو دیا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ مجھے کامیاب کرے۔ آمین۔ محمود احمد ایم۔ایس۔سی چک $\frac{219}{\text{ر ب}}$ متصل لائلپور

(۴) خاکسار کا چھوٹا بھائی بیمار ہے۔ احباب کرام اس کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں نیز خاکسار کے چچا زاد بھائی چودھری عبد المجید صاحب کو اللہ تعالےٰ نے ایک لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو درازی عمر عطا فرما کر خادم دین بنائے۔ آمین

ریاض احمد راولپنڈی۔

(۵) میری بہن نے اس سال ایف۔اے کا امتحان دیا ہے احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

چودھری منیر الدین سپروائزر (ٹی) آرڈیننس فیکٹری راولپنڈی

(٦) مکرم قریشی مسعود احمد صاحب۔ و مکرم سید مسعود مبارک شاہ صاحب بالترتیب ایف۔ایس۔سی و بی۔اے کے امتحانات دے رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اعلیٰ نمبروں پر کامیابی عطا فرمائے۔ آمین (فضل الرحمٰن زعیم مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ)

(۷) میری ہمشیرہ صاحبہ عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہیں اب نسبتاً آرام ہے۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (حفیظ احمد جہلم)

(۸) شفیق احمد صاحب اور منور احمد صاحب نے مرے کالج سیالکوٹ سے اس سال ایف۔ایس۔سی (میڈیکل) کا امتحان دیا ہے۔ احباب ان کی اعلیٰ کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ ظفر اقبال ربوہ

دعائے مغفرت

میرے ابا جان ملک محمد اشرف خان صاحب ۲۷ جنوری کو اپنے مالک حقیقی کے پاس چلے گئے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں مغفرت عطا فرمائے آمین (غم زدہ خدیجہ ناصرہ شیخپور ضلع گجرات)

یوم مئی کے سلسلے میں امریکہ کے ایک ممتاز رہنما کا بیان

واشنگٹن ۲۸ر اپریل۔ امریکہ کے ایک ممتاز رہنما ال ہیز نے دوسرے ملکوں کے مزدوروں کے نام اپنے یوم مئی کے پیغام میں کہا۔ کہ امریکہ کے مزدور دنیا بھر کے مزدوروں کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہیں۔ ہیز مشین سازوں کی بین الاقوامی انجمن کے صدر ہیں۔ جس کی رکنیت ۹ لاکھ ہے۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا۔ جب دنیا کے طول و عرض میں آزاد مزدور انجمنوں میں ہمارے رفقاء اس سال یوم مئی منائیں گے۔ تو جہاں تک جذبات کا تعلق ہے۔ امریکہ کے مزدور آپ کے ساتھ ہوں گے۔ حالانکہ مزدوروں کے اعزاز میں ہمارا قومی تہوار ستمبر میں آتا ہے۔

ہم اس بات پہ ممنون ہو سکتے ہیں۔ کہ مغربی یورپ میں اشتراکی اثر کم ہو گیا ہے۔ فرانس کے داخلی انتخابات میں اشتراکیوں کے نقصانات اور تورین کے مقام پر فیئٹ کے کارخانہ میں منتظم کارخانہ کے انتخابات میں اطالیہ کی آزاد مزدور یونینوں کی زبردست فتح اس بات کی دلیل ہے۔ ہم امریکہ کے مزدور آنے والے سال میں، یورپ۔ افریقہ۔ ایشیا اور جنوبی امریکہ کی مزدور تحریکوں میں اپنے بھائیوں کے ساتھ آگے بڑھنے کو تیار ہیں کہ یہ آزاد محنت کش عوام کے اپنے اتحاد کے ذریعے جو کہ یوم مئی کا اصل امتیاز تھا۔ ہم آنے والے سال میں برابر ترقی کرتے رہیں گے۔

فارموسا کی مستقل حیثیت کا فیصلہ اقوام متحدہ کرے

وزیر اعظم پاکستان کی تجویز

واشنگٹن ۲۸ر اپریل۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کو ایک اور پیغام بھیجا ہے۔ یہ پیغام پاکستانی سفارت خانے کی طرف سے امریکی وزیر خارجہ کو پہنچا دیا گیا ہے۔ سفارت خانہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ یہ پیغام فارموسا کے متعلق مسٹر محمد علی اور چو این لائی کی تازہ ترین گفتگو کے متعلق ہے۔ مسٹر محمد علی نے نئے پیغام میں حکومت امریکہ کو بتایا ہے۔ کہ چین واقعی مسئلہ فارموسا کے متعلق مذاکرات کرانا چاہتا ہے۔ اور انہوں نے اپنے پیغام میں چیانگ کائی شیک کی حیثیت کے متعلق لائی کا نظریہ بھی بتایا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر چو این لائی نے حکومت امریکہ کو تین نکاتی منصوبہ پیش کیا ہے۔ وہ تین نکات یہ ہیں۔ (۱) امریکہ قوم پرستوں کو کیموئے اور متسو کے جزیرے خالی کرنے پر آمادہ کرے۔

(۲) امریکہ چین کو اقوام متحدہ میں شامل کرنے پر غور کرے۔

(۳) فارموسا کی مستقل حیثیت کا فیصلہ اقوام متحدہ کرے۔

مسٹر ڈلس نے کہا ہے۔ کہ اگر فارموسا کے علاقہ میں صورت حال بگڑ گئی۔ تو امریکہ چین کے ساتھ بات چیت شروع کرنے میں قوم پرستوں کا خیال نہیں رکھے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ اگر بات چیت متارکہ جنگ سے آگے بڑھی۔ تو امریکہ فارموسا کے نمائندہ کی موجودگی پر زور دے گا۔ مسٹر ڈلس نے کہا۔ کہ چین اور امریکہ کے درمیان بات چیت اب بھی اقوام متحدہ کے تحت ہو سکتی ہے۔

پاکستان اور مغربی جرمنی کے درمیان تجارتی معاہدے پر دستخط ہو گئے

کراچی ۲۸ر اپریل۔ کراچی میں حکومت پاکستان اور مغربی جرمنی کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے۔ جس کے مطابق مغربی جرمنی پاکستان کو پندرہ لاکھ ڈالر کا سوت اور کپڑا مہیا کرے گا۔ مغربی جرمنی کے کپڑے اور سوت کی درآمد امریکی امدادی پروگرام کے تحت ہو گی۔ اس کے عوض امریکہ مغربی جرمنی کو پندرہ لاکھ ڈالر کی مالیت کی کپاس فراہم کرے گا۔ پاکستان کی طرف سے اس معاہدے پر حکومت پاکستان کے صنعتی سکرٹری مسٹر عباس خلیلی نے دستخط کئے۔ اور مغربی جرمنی کی طرف سے جرمن سفیر نے دستخط کئے۔ اس موقعہ پر پاکستان میں امریکہ کے بیرونی امداد کے ڈائرکٹر مسٹر ہیز ہیرو بھی موجود تھے۔

مشرقی اقوام کو خریدا نہیں جا سکتا

پرنسٹن ۲۸ر اپریل۔ اقوام متحدہ میں کینیڈا کے مستقل مندوب لیسٹر پیرسن نے خبردار کیا ہے۔ کہ مشرقی اقوام کو ہم دولت کی خاطر اپنے ساتھ ملانے میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔ تقریر کے دوران میں مسٹر پیرسن نے زور دیا کہ ایشیائی ممالک کو امداد ہمسائیگی اور قرابت داری کے جذبے کے تحت دینا ضروری ہے۔ اور صرف اسی طریقے سے ہی ہم سیاسی حول کو بہتر بنانے اور انسانی بہبود کے لئے اپنی کوششوں میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ ہمیں اس سطحی نظریے سے بھی دامن بچانا چاہیئے۔ کہ اشتراکیت کی اپیل صرف بھوکے ملکوں کے لئے ہے۔ اور اعلیٰ معیار زندگی اسی خطرے کو دور کر دے گا۔

برطانیہ میں انتخابات

وزیر اعظم برطانیہ سر انتھنی ایڈن نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ میں نئے انتخابات ۲۶ مئی کو ہوں گے۔ اس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی ہے کہ "برطانیہ کے مستقبل کے متعلق بے یقینی ملک کے اندر اور باہر برطانیہ کے لئے نا سازگار ہو گی۔ اس لئے ہمیں انتخابات کے ذریعے اس بے یقینی کا فیصلہ کر لینا چاہیئے۔"

حزب اختلاف لیبر پارٹی کے جنرل سیکرٹری مسٹر مارگن فلپس نے کہا ہے "ہم انتخابات کے لئے تیار اور خواہشمند ہیں۔"

برطانوی پارلیمنٹ کے ارکان کی تعداد ۶۲۵ ہے اور حزب اقتدار قدامت پسند پارٹی کو ایوان میں ۱۸ کی اکثریت حاصل ہے۔ جماعتی حیثیت میں پارلیمنٹ میں نمائندگی حسب ذیل ہے

قدامت پسند ۳۲۰۔ لیبر ۲۹۴۔ لبرل ۶ آئرستانی قوم پرست ۲۔ ۳ نشستیں خالی ہیں۔

برطانیہ میں نئی انتخابی حلقہ بندی کے بعد نشستوں کی تعداد ۶۳۰ ہو گئی ہے۔ موجودہ انتخابات کی میعاد ابھی پورا ہونے میں ابھی ۱۸ ماہ باقی تھے اور سر انتھنی ایڈن اکتوبر ۱۹۵۶ء تک انتخابات کی زحمت کے بغیر وزارت عظمیٰ کے منصب پر فائز رہ سکتے تھے لیکن سر انتھنی ایڈن نے اس کی جگہ رائے عامہ سے از سر نو نمائندگی کی سند حاصل کرنے کو ترجیح دی ہے تاکہ وہ قومی اور بین الاقوامی امور میں زیادہ اعتماد اور وثوق سے اپنی پالیسیوں کو بروئے کار لا سکیں۔

سر انتھنی ایڈن کا یہ خیال ہے کہ بین الاقوامی سیاسیات میں برطانوی آواز کو زیادہ با وزن اور مؤثر بنانے کے لئے بھی انتخابات مفید ثابت ہوں گے۔ کیونکہ نئی حکومت پورے اعتماد اور وثوق سے ان میں برطانیہ کی نمائندگی کا فریضہ ادا کر سکے گی۔

برطانیہ میں نئے سال کا بجٹ پیش ہو رہا ہے اس پہ بجٹ اب دو حصوں میں منقسم ہو جائے گی۔ اور انتخابات سے پہلے بجٹ کا صرف وہ حصہ منظور کیا جائے گا جو انتخابات تک کام چلانے کے لئے ضروری ہو۔ باقی اہم تجاویز پر پارلیمنٹ بھی انتخابات کے ذریعے نئی حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد بحث و تمحیص کرے گی۔

دوسری جنگ عظیم (۱۹۴۵ء) کے بعد برطانیہ میں چوتھی مرتبہ عام انتخابات ہو رہے ہیں۔ ۱۹۴۵ء میں جنگ عظیم کے مسلمہ ہیرو مسٹر ونسٹن چرچل کی پارٹی ہار گئی تھی اور لیبر پارٹی نے دوسری سب پارٹیوں سے ۱۴۶ کی اکثریت حاصل کی۔ دوسری مرتبہ انتخابات ۱۹۵۰ء میں ہوئے۔ اس دفعہ بھی لیبر پارٹی جیت گئی۔ لیکن ان کی اکثریت ۱۴۶ سے کم ہو کر صرف ۷ رہ گئی۔ اس کے ۱۸ ماہ بعد اکتوبر ۱۹۵۱ء میں پھر انتخابات ہوئے جس میں لیبر پارٹی شکست سے دوچار ہوئی اور قدامت پسند پارٹی نے مسٹر ونسٹن چرچل کی قیادت میں ۷ سال بعد وزارت بنائی۔ ان انتخابات میں قدامت پسندوں کو ۱۷ ارکان کی اکثریت حاصل ہوئی۔

قدامت پسندوں کو نئے عام انتخابات میں کامیابی کی بڑی امید ہے کیونکہ ملک میں روزگار اور معیار زندگی کی حالت تسلی بخش ہے اور حکومت کے خلاف زیادہ رنجش نہیں جس سے حزب اختلاف فائدہ اٹھا سکے۔

حالیہ بلدیاتی انتخابات میں بھی لیبر پارٹی کو ہزیمتوں سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ بہر حال ہی میں یہ پارٹی شدید داخلی خا[illegible]ں میں مبتلا رہی ہے۔ [illegible] کم از کم ۸۰ فیصد رائے دہندگان ووٹ ڈالیں گے۔

(نوائے وقت)

ایٹمی توانائی کی تحقیقات

کراچی ۲۹ر اپریل۔ پاکستان ایٹمی توانائی کی کمیٹی کے صدر نے بتایا کہ اکثر پاکستانی سائنسدان ایٹمی توانائی کے سلسلے میں برطانیہ اور امریکہ کے تحقیقاتی اداروں میں کام کر رہے ہیں۔

مساویانہ نمائندگی تسلیم کرنے کا فیصلہ

ڈھاکہ ۲۸ر اپریل۔ مشرقی پاکستان عوامی مسلم لیگ کے صدر مولانا عبد الحمید خاں نے کل یہاں کہا کہ مجوزہ دستوری کنونشن کے لئے عوامی لیگ نے مساویانہ نمائندگی کا اصول سمجھوتے اور مغربی پاکستان کے ساتھ خیر سگالی کے اظہار کے طور پر تسلیم کر لیا ہے۔

چیکوسلاواکیہ کے سابق وزیر اعظم کو پارٹی سے نکال دیا

ویانا ۲۹ر اپریل۔ پراگ ریڈیو کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چیکوسلاواکیہ کے وزیر اعظم سروکی کو کمیونسٹ پارٹی کے پولیٹ بیورو سے الگ کر دیا گیا۔

پارٹی کانگرس نے نئے پولیٹ بیورو کے انتخاب میں سلاواکیہ کے تین دیگر ممتاز ارکان کو بھی نظر انداز کر دیا ہے۔

۵۲ سالہ وزیر اعظم مسٹر سروکی کچھ عرصہ سے علیل ہیں۔ مگر بیان کیا جاتا ہے کہ آپ وزارت عظمیٰ سے الگ نہیں کئے گئے۔ انہیں پولیٹ بیورو میں شامل نہ کرنے کی وجہ نہیں بیان کی گئی۔

سیگاؤں میں خوفناک جنگ چھڑ گئی!

۱۴۳ اشخاص ہلاک اور بے شمار مجروح ہوئے

پیرس ۲۹ اپریل۔ کل سیگاؤں میں باغی دستوں اور سرکاری فوج میں خوفناک جنگ چھڑ گئی اس میں ۱۴۳ اشخاص ہلاک اور بے شمار مجروح ہوئے سیگاؤں کے مضافات میں ہر طرف آگ کے شعلے نظر آ رہے ہیں۔ باغیوں نے جن مقامات پر بمباری کی ان میں جنوبی ویت نام کے وزیر اعظم کی کوٹھی بھی شامل ہے۔

قومی حفاظتی پولیس کے جس افسر اعلیٰ کو پرسوں برطرف کیا گیا تھا اس نے بتایا ہے کہ سرکاری فوجوں نے لڑائی میں پہل کی تھی۔ اس لئے ہمیں جوابی کارروائی کرنا پڑی۔ دوسری طرف جنوبی ویت نام کے وزیر دفاع نے باغیوں پر یہ الزام عائد کیا کہ گولہ باری کے معاملہ میں انہوں نے پہل کی تھی۔

رائٹر کی اطلاع کے مطابق سیگاؤں کے مضافات میں سینکڑوں مکانات نذر آتش ہو گئے۔ اور ہزاروں لوگ بے خانماں ہو چکے ہیں۔ آگ بجھانے کی کوئی کوشش نہیں کی جا رہی اور شہری آبادی یورپین علاقہ کی طرف بھاگ رہی ہے آج شام تک جنگ بند کرنے کے احکام کے باوجود لڑائی بند نہیں ہوئی تھی۔

فارموسا کے متعلق بات چیت

رنگون ۲۹ اپریل۔ کمیونسٹ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے کل پھر کہا ہے کہ امریکہ اور چین بات چیت کے ذریعے فارموسا کی جنگ ختم کر سکتے ہیں یونائیٹڈ پریس آف امریکہ نے یہ امکان ظاہر کیا ہے کہ فارموسا میں عارضی صلح ہو جائے گی۔

پاکستانی سفیر نے کاغذات تقرر پیش کر دیئے

پیکنگ ۲۹ اپریل چین میں پاکستان کے نئے سفیر مسٹر سلطان الدین احمد نے کل شام ۵ بجے حضور چیئرمین ماؤ زے تنگ کو اپنے کاغذات تقرر پیش کئے آپ کے ہمراہ چین میں پاکستانی سفارت خانے کے قونصل اور فرسٹ سیکرٹری بھی تھے۔

آسٹریا کو روس کی پیش کش

ویانا ۲۹ اپریل۔ کل سوویٹ یونین نے آسٹریا کو ایک یادداشت بھیجی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ آسٹریا سے متوقع معاہدہ صلح سے قبل روس آسٹریا میں رہنے والی بعض فوجوں کا بوجھ کم کر دیگا۔

مارشل لاء کے نو اسیروں کو ضمانت پر رہا کرنے کے احکام

لاہور ۲۹ اپریل۔ کل لاہور ہائیکورٹ کے ڈویژن بنچ مشتمل بر قائم مقام چیف جسٹس ایم آر کیانی و جسٹس شبیر احمد نے کل مارشل لاء کے نو اسیروں کو عارضی ضمانت پر رہا کرنے کے احکام صادر کر دیئے ہیں۔ ان اسیروں میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی۔ اور مولانا عبدالستار نیازی بھی شامل ہیں۔

باقی سات اسیر محمد نذیر۔ اسد اللہ دیا۔ عبدالقیوم شوکت شبیر احمد۔ سردار محمد اور عبدالخالق ہیں۔

مولانا عبدالستار خاں نیازی اور محمد نذیر سے پچاس ہزار روپے اور اتنی ہی مالیت کے دو ذاتی مچلکوں پر مشتمل ضمانت پیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے مولانا مودودی کے سوا تمام اسیر لاہور سنٹرل جیل میں ہیں۔ عدالت عالیہ نے مولانا مودودی کے سلسلے میں یہ حکم بھی دیا ہے کہ درخواست دہندہ اپنے خرچ پر ہائی کورٹ کے کسی اہلکار کے ذریعے مولانا مودودی کی رہائی کے احکام بھجوا سکتا ہے۔ بعد ازاں مقدمہ کی مزید سماعت اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کی درخواست پر ۳۰ مئی تک ملتوی کر دی گئی۔

کراچی میں طیارے کو حادثہ

کراچی ۲۹ اپریل۔ کل پاکستانی فضائیہ کے ایک طیارہ کو حادثہ پیش آگیا جس میں فلائٹ آفیسر غالب نقوی جاں بحق ہو گئے۔ مرحوم کراچی کے چیف کمشنر مسٹر نقوی کے بھائی تھے۔ غالب نقوی کا جیٹ طیارہ ایک اور جیٹ طیارہ سے ٹکرا کر شعلوں کی نذر ہو گیا تھا۔ دوسرے جیٹ طیارہ کے ہوا باز فلائٹ لیفٹیننٹ ملک اپنے طیارہ کو بحفاظت ہوائی اڈہ پر اتارنے میں کامیاب ہو گئے۔ ان کے طیارے کو معمولی نقصان پہنچا۔ ۲۱ سالہ غالب نقوی آج شام فوجی اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کر دیئے گئے۔

روس سے مصر کا معاہدہ

قاہرہ ۲۹ اپریل۔ مصر نے روس اور رومانیہ سے معاہدے کئے ہیں۔ مصر اور روس دس لاکھ ستر ہزار مصری پونڈ کی چیزیں ایک دوسرے کو بھیجیں گے۔ مصر اور رومانیہ دس لاکھ چالیس ہزار پونڈ کے سامان کا تبادلہ کریں گے۔ مصر خام روئی کے عوض پٹرول اور پیرافین درآمد کرے گا۔

مملکت کے سربراہ کو غیر نمائندہ دستوریہ توڑنے کا اختیار حاصل ہے

فیڈرل کورٹ میں مسٹر ڈپلاک کی بحث

لاہور ۲۹ اپریل۔ برطانوی وکیل مسٹر کینتھ ڈپلاک نے کل فیڈرل کورٹ کے روبرو گورنر جنرل کے استفسارات کے متعلق سرکاری نقطۂ نگاہ پیش کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی۔ اگر کوئی غیر نمائندہ قانون ساز ادارہ جمہوریت کے بنیادی اصولوں کے لئے خطرہ کا باعث بن جائے۔ تو صدر مملکت قانون کی واضح دفعہ کا سہارا لئے بغیر عام تحریری قانون کے تحت مؤثر اقدام کر سکتے ہیں۔ تاہم ان کی طرف سے نئے نمائندہ ادارہ کا انتظام کرنا ضروری ہے۔ کل مسٹر ڈپلاک نے دستوریہ توڑنے سے متعلقہ گورنر جنرل کے اقدام اور نئی دستوری کنونشن کے فرائض و اختیارات کے مسئلہ پر تقریباً چار گھنٹے بحث کی۔ آپ نے مولوی تمیز الدین کے مقدمہ میں پیش کردہ دلائل کا مختصر طور پر اعادہ کرنے کے علاوہ اپنے متذکرہ موقف کے حق میں پرانی کتابوں کے مزید حوالے پیش کئے۔ کل عدالت عالیہ میں مسٹر تمیز الدین کے وکیل مسٹر چند ریگر بھی موجود تھے۔ انہوں نے عدالت کو بتایا کہ مسٹر پرٹ ہفتہ کو لاہور پہنچ جائیں گے۔ اور وہ ۲ مئی سے بحث شروع کر سکیں گے

کشمیر کا جھگڑا جلد طے کیا جائے

وزرائے اعظم کو یادداشت پیش کرنے کی مہم

نئی دہلی ۲۹ اپریل مقبوضہ کشمیر کی ایک مشہور سیاسی پارٹی کشمیر پولیٹیکل کانفرنس نے وادی کشمیر میں ایک یادداشت پر کشمیریوں کے دستخط حاصل کرنے کی ایک مہم شروع کی۔ یہ یادداشت پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کو نئی دہلی میں ان کی ۱۴ مئی کی ملاقات کے موقع پر پیش کی جائے گی۔ یہاں موصول ہونے والی ایک اطلاع کے مطابق یادداشت میں دونوں وزرائے اعظم سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ کشمیر کا جھگڑا طے کرنے کے لئے فوری اقدامات کریں۔ کیونکہ اس سے کشمیر کی سیاست۔ اقتصادیات۔ ثقافت اور اخلاق پر اثر پڑ رہا ہے۔ یادداشت میں اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ کوئی ایسی بات نہ کی جائے۔ جس سے کشمیریوں کے اس حق کو نقصان پہنچے یا اس کا یہ حق ختم ہو جائے۔ کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق بھارت یا پاکستان سے الحاق کر سکتے ہیں۔

شام میں ہنگامی حالات کے اعلان کی توقع

چیف آف سٹاف کے قتل کے نتائج

دمشق ۲۹ اپریل۔ شامی پارلیمان کے ایک رکن کو کرنل عدنان مالکی کو قتل کرانے کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔ یاد رہے کہ ان کا قتل پچھلے ہفتے فٹ بال میچ کے موقع پر ہوا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ شامی پارلیمان کے یہ رکن سوشل نیشنلسٹ پارٹی کے نمائندہ ہیں۔ کرنل مالکی کے قاتل نے انہیں گولی مارنے کے بعد اپنے آپ کو گولی مار کر ہلاک کر لیا تھا۔ قاتل بھی اسی پارٹی کا رکن بیان کیا جاتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کرنے کے متعلق سوچ رہی ہے۔

اشیاء خوردنی میں ملاوٹ کے خلاف مہم

ملتان ۲۹ اپریل۔ بلدیہ ملتان کے سٹاف نے اشیائے خوردنی کے ایک سو نمونے حاصل کئے ہیں۔ جن میں ۴۲ دودھ کے اور ۳۳ گھی کے نمونے بھی شامل ہیں۔ یہ نمونے جانچ پڑتال کے لئے لاہور بھیج دیئے گئے ہیں۔ اس مہینے ۱۴۲ نمونے کے نتائج معلوم ہو گئے ہیں۔ ان میں سے ۱۳ میں ملاوٹ پائی گئی ہے۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

سیاہ ماش ثابت ۱۳/- روپے۔ سبز ۱۴/- مونگ ثابت ۱۰/- تا ۱۰/۴ روپے۔ مسور ثابت ۸/- روپے۔ چنے ۶/- روپے۔ کابلی چنے ۹/- تا ۱۴/- روپے۔ گندم ۱۱/۴ روپے۔ آٹا ۱۱/۴ روپے گڑ ۱۲/- تا ۱۵/- روپے۔ شکر ۱۴/- تا ۱۸/- روپے۔ چینی دیسی ۲۳/- تا ۳۰/- روپے۔ تیل توریہ ۳۱/۴ تا ۴۴/- روپے۔ تیل بنولہ ۴۹/- تا ۵۰/- تیل ناریل ۱۲۵/- روپے۔ تیل تلی ۶۸/- تا ۷۰/- دیسی گھی ۱۷۳/۸ روپے۔ تا ۱۸۰/- روپے۔ بناسپتی گھی ۳۹/- تا ۴۰/- روپے۔ سرخ مرچ ۳۰/- تا ۴۰/- روپے۔ کالی مرچ ۳۵۰/- تا ۵۰۰/- الائچی ڈوڈھا ۳۳۰/- روپے۔ الائچی خورد ۵۴/- روپے نمک ۲/۴ تا ۸/۴ روپے۔ لونگ ۵۳۰/- روپے۔ ہلدی ۱۰۵/- روپے۔ باجرہ ۸/- روپے۔ مکی ۱۲/- توریہ ۱۵/- تا ۱۶/- روپے۔ کھل توریہ ۳/۴ تا ۳/۸ خشک میوہ۔ بادام ۶۰/- تا ۸۰/- روپے سوگی ۵۰/- تا ۵۵/- روپے چھوہارا ۲۵/- روپے پستہ ۹۰/- تا ۱۰۰/- روپے۔ گری بادام ۲/۴ روپے۔